

ممتاز المطابع ... گولہ کٹوریا اسٹریٹ میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین ... ایڈیٹر چھپ کر شائع ہوا — Dogahar Lucknow

قیمت فی پرچہ ۲ر

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ متحانا تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے حسب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہون تو چہ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ الخیر شالبلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو انہین لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائین۔ دام ودرم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائین۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستہ مین گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ شاہد ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار حساب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دولتخانے پر بنا دستہ منیجر خود نہین پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اُنکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن مین نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہین اُنہین خط واور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۵

مضامین غیر

بابت ماہ فروری ۱۹۳۸ء

دور حاضرہ کی اردو پر تبصرہ

لغات مروجہ زمانہ حال بطریق نصاب

جون اُسمہ آمد از جوانی ... قدیب انجوائی سیاہ اہل
دراز اُسمہ یعنی پیر فانی ... فعولن فعولن فعولن فعل

معانی کن بہ ہاون دستہ تحلیل ... ز فہرست فرہنگ کند اکتفا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل ... کہ دوع ماکہ در اور خذ ما صفا

روش انکہ بہر وزن شیر کیاس کن ... مبتدا جبر یہ در آمد قبول
مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن ... فعولن فعولن فعولن فعول

بے گمان ہے گولڈ سٹ ڈیر جیکن ... سنسنی خیز را قیاس بمن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ... فاعلاتن مفاعلن فعلن

زبان زحمت یاران فن جنگ آمد ... بہ اردو ادب تازہ و ساس بست
کہ ہر معنی بہ جوش پر انگ آمد ... چناب و جہلم و راوی بیاس بست

نفسیات وعلمیات وعشقیات حسنیات ... لسیات ووصیات وبرقیات خنکیات
الہامیات وحسیات وخوابیات وصیقیات ... مرئیات وقصیات وحسیات وخفیات

سالم جمع مرنث نہ ہیات وو ہیات
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

نمونہ اردو مختصر فسانہ نویسی

۱

رشیدہ باوجود نسیان آموز عشقیات کے اپنی مختصر زندگی کے ز مودواست بر سبرگزین تھی اس کی حیات ابدی کا خاکہ دو صحیفہ زرین کہا جاتا تھا جو تجسس کا چراغ زیر دامن تھا معصوم دل کے نفسیات پر اجس صنف خدا آمد ون نے پے در پے ضرب لگائی جذبات محبت کے تموج سے اسکے قلب میں گدگدی سے گھر بنا لیا تھا اور نا لائے شبینہ کے سنسنی خیز واقعات نے جوان انسر معصوم کو تجربات سے سالقہ اندوز کر دیا۔

۲

شاخ زرین کا سمندر اپنے اندر ان محیر ستول خرخون کو لیے ہوے تھا جو دست قدرت کی ودیعت مقدس تھی ترخان چمن کے ترنم ناز مرمات نے حصت زرد غنچون کے عریان جسم کو لسیات حیا سوز سے متصادم کر دیا رشیدہ نے برقیات کی ہمدامن افشانی شروع کی آخر ہر اہیات سے قطع نظر کر کے وہ اپنے حقیقی عاشق کے تصور میں اپنی غارت گر حسیات سے کام لینے لگی دفعۃ وہ ایک گرہ بر شک طوفان در بغل جا ثرات حسنیات سے مالا مال تھا جسم تونٹ سالم کر عذاب آہنی کی زنجیرون میں جکڑے ہوے اسکے ارغوانی رخسار پر رنگ پڑا وہ اٹھی اور سامنے والی کھڑکی سے بخارات ارضیات کا تماشا دیکھنے لگی جیاسے جنس لطیف دست نازک ستادات مرئیات سے خارج ہو کر خفیات شفق میں روپوش ہو گئی وہ من بدل فگندہ زخمیات سے جراحت فروش ہمزیات کو علےالرغم متصور صبر ان ذروز ہو گئی برقربانی چڑھادیا آہ اے غریب لڑکی تو کیا جانتی تھی کہ ارزش نگاہ استغاثہ فروش محبت ہے۔ ریان کار تخیلات اور پامالی دستگاہ شعلہ نا ثبت جو سانک جادہ ارتقائی تھا دامن برق پہ انگڑائیان لیتے لیتے غرق نوم ہو گیا اور عشرہ برانداز تصورات تصعیقی نے زاویہ خمول سے نکال کر جہنم کے طبقہ اسفل السافلین میں جھونک دیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

"ادب لطیف کا طرز احسن"

منطق آرا بیگم بنام وائسرائے

لاٹ صاحب!

میری بندگی۔ مجھے تم سے بہت شکایت ہے۔ مانا کہ تم بڑے آدمی ہو میں تمہاری رعیت ہوں۔ مگر عہدے میں تم بڑے ہو تو سن میں کہیں میں تم سے بڑی ہوں۔ اور سچ پوچھو تو بڑائی چھٹائی کیسی؟ منطق بڑی چھوٹی نہیں ہوتی قیاس چھوٹے کا ہو یا بڑے کا ٹھیک اور صحیح ہونا چاہیے کوئی خدانخواستہ دشمنائی تو ہے نہیں عقل کی بحث ہے۔ اگر میں نے اپنے مضمون میں کوئی غلط بات لکھی تھی تو صاحب تم نے ٹوک دیا ہوتا۔ میں تو ذرا سی بات مان لیتی۔ خیر تم جیو سلامت رہو چاہے جواب دو یا نہ دو خیر خواہ بڑے بوڑھوں کا فرض ہے کہ اپنی خیر خواہی سے نہ چوکیں۔ میرے لاٹ۔ میں انگریزی نہیں جانتی۔ اپنے نواب سے کئی مرتبہ کہا کہ مجھے انگریزی پڑھا دو آخر جہیم کی ہے تو اسی لیے کہ ابھی طرح گٹ پٹ کرنے لگو حاکم حکام تک بولی سے خوش ہوں جو آج مجھے انگریزی پڑھوا دیتے تو بیم سے شادی کی ضرورت نہ آتی مگر اس اللہ کے بندے نے میری بات سنی ان سنی کر دی اور مجھے انگریزی نہ آئی اسی وجہ سے تمہاری انگریزی کی تقریر میں نے نہیں پڑھی اردو کے پرچوں میں جو کچھ چھپا وہی دیکھا اور اسی کو دیکھ کے دو بول کہنے بیٹھ گئی سچ کہتی ہوں تمہاری بھولی بھولی باتیں دل کو بہت پسند آئیں شاہی بیگم کی

بارے میں تم نے جو کچھ کہا اپنے دیدوں کی قسم بالکل سچ کہا۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کمیشن کے انتخاب کی موجودہ صورت بری ہے وہ جھک مارتے ہیں۔ اگر اس میں سر محمد شفیع یا ڈاکٹر اقبال کے سے نام و نمود پرست جانے والے شریک بھی ہوتے تو کیا فائدہ ہوتا؟ آج تک ہندوستان نے ہندوستانیوں سے کیا پھل پایا۔

اُن لوگوں کو بھی اپنی عقل کے ناخن لینے چاہئیں جو کہتے ہیں کہ انگریزوں کی نیت بری ہے اور انگریزوں نے توہین کی نیت سے اس کمیشن میں کسی ہندوستانی کو جگہ نہیں دی۔ ارے بھلا اس میں توہین کی کون سی بات ہے؟

کمیشن میں سات آدمی ہیں اُن کے نام ہم نے اچھی طرح دیکھے جیسے انگریزی بھلے مانسوں کے نام ہوتے ہیں ویسے ہی ہیں کوئی عقل کا دشمن ان ناموں کے حرفوں سے کوئی گالی بنالے اور کہے کہ انگلستان نے ہمیں گالی دی تو یہ زبردستی کی چھیڑخانی ہے۔ نہ سائمن کوئی گالی ہے نہ برنہم کوئی دشنام۔

ہم اُن لوگوں کو بھی منطق سے کورا سمجھتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ولایت کی پارلیمنٹ کو ہندوستان کے معاملے میں دخل دینے کا اختیار نہیں ہے۔ بھلا کوئی پوچھے کہ پارلیمنٹ کو اختیار نہیں تو کیا تم کو ہے؟ یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک تھے کاکوری کے قاضی انکی حماقت کا شہرہ دور دور تک تھا۔ اتفاق سے ایک مسافر کا وہاں گزر ہوا قاضی صاحب پاجامہ کا ازار بند ایک ہاتھ سے پکڑے دوسرے ہاتھ میں ڈھیلا لیے بیچ سڑک پر کھڑے علانیہ اپنی پاکیزگی کا اظہار فرما رہے تھے کہ مسافر نے پوچھا کیوں جناب یہاں قاضی صاحب کا مکان کہاں ہے جو حمق میں مشہور ہیں؟ قاضی نے کمربند ہاتھ سے چھوڑ دیا اور اکڑ کے فرمانے لگے "وہ زمانہ ہی اور تھا وہ وقت ہی اور تھا۔ اب بندہ پورا عقلمند ہے" پاجامہ گر پڑا۔ مسافر نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

ہم کہتے ہیں بھلا خیر سے ہندوستانیوں کو اپنے معاملے میں دخل دینے کا اختیار ہی کب تھا۔ جو آج وہ قاضی صاحب کی طرح [illegible] فرماتے ہیں وہ زمانہ ہی اور تھا وہ وقت ہی اور تھا۔ یہ تو صریحاً اپنی حماقت کا راز فاش کرنا ہوا۔

بیشک ان عقل کے اندھوں سے پوچھنا چاہیے کہ ۱۹۱۹ء میں جب اس قانون کا اعلان ہوا ہے تو اس قانون کی تیاری میں کون ہندوستانی شریک تھا۔ اور پارلیمنٹ نے اسکی تیاری میں دخل دیا تھا یا نہیں۔ پھر خواہ مخواہ کی مداخلت تمہاری قوم نے تسلیم کی یا نہیں۔ یہ جھوٹ موٹ کے ممبر جو اختیار تمہیں دیے گئے یا تم نے چھینے؟ کونسل کے ممبر بنا کرنے کا حق کسی نے تمہیں دیا یا تمہیں پہلے ہی سے حاصل تھا۔ ورنہ بنائے گئے یا بن بیٹھے؟

صاحبزادے ہوش کی دوا کرو۔ تم تو یہ کہتے ہو کہ وہ زمانہ ہی اور تھا وہ وقت ہی اور تھا اور ہم کہتے ہیں بھائی جگہ ہر وقت بھیک مانگتے ہیں اسی درگاہ کے سجدے کرتے ہیں جسے تمہاری جان و دانست میں کسی قسم کی مداخلت کا اختیار نہیں۔ کوئی بات جتنا ہے کہ وہیں سے کوئی بے سروسامان ہاتھ آتا ہے تو وہیں سے۔ ہندوستان کے بارے میں پارلیمنٹ اور شاہی گورنمنٹ سب کو کامل مداخلت کا حق ہے۔ پارلیمنٹ اور شاہی گورنمنٹ تو بڑی چیز ہے۔ یہاں نائی کی برات میں سب ہی ٹھاکر ہیں۔ کیا معنی کہ جب ملک پر کوئی دوسری قوم حکومت کرتی ہے تو حاکم قوم کا ہر فرد اس ملک کا حاکم سمجھا جاتا ہے شاعروں کا قول ہے ؎

معشوق کی گالی سے بھی عزت نہیں جاتی

ہم کہتے ہیں کہ حاکموں کی گالی سے عزت بڑھتی ہے اُن کی زبان سے گالی نکلے تو کسی کو شکایت کا حق نہیں جھک کے سلام کرنا چاہیے بلکہ جن لوگوں نے گالی کھانے پر نالش فریاد کی اور منہ کی کھائی انکی روداد سے عبرت کا سبق لینا چاہیے (اچھوتے مالوی جی اپنے دل میں برا نہ مانیں) جب اولیٰ سارجنٹ قانون کے معنی مطلب کو الٹ پلٹ دینے کا اختیار رکھتا ہو تو پارلیمنٹ کی بھلی چلائی وہ جو کچھ بھی من آئے ہندوستان کے حق [illegible] کر سکتی ہے۔ ہندوستان انگریزی حکومت کے طفیل میں علم سے بھی کورا ہے عقل سے بھی پیدل ہے ہنر سے بھی خالی ہے۔ تمیز سے بھی محروم ہے۔ لڑکیاں گڑیا گڈے کی شادی کرتی ہیں بیٹھی بناتی ہیں۔ جہیز تیار کرتی ہیں دولھن کو مانجھے بٹھاتی ہیں دونوں کا نکاح پڑھواتی ہیں:-

یہ گاجر کی پینی ہی [illegible] کے پھول گوبیاں گڈے تمہیں گڑیا قبول ہے گرچہ وہ شادی کے اصلی معنی ہرگز نہیں جانتیں۔ انگریزی حکومت نے ہندوستانیوں کو ڈیڑھ سو برس تک گڑیا گڈے کا بیاہ رچانا سکھلا دیا کہیں یوں ہسپتال کی ٹٹی بنتی ہے یوں لکیں نکالتے ہیں۔ یوں ایک کونسل بناتے ہیں یوں [illegible] کرتے ہیں یوں کمیٹیاں تیار ہوتی ہیں۔ یوں مکانوں کی صفائی ہوتی ہے یوں کرسی پر بیٹھتے ہیں یوں کھڑے ہو کے پیشاب کرتے ہیں یوں صابن سے منہ دھوتے اور یوں کاغذ سے آبدست لیتے ہیں۔

لیکن کوٹ پتلون پہنتے ہین ٹوپی جورو کو بازارون مین گھماتے اور دوستون کا دل خوش کرتے ہین پھر بھی انھین تہذیب اور تمدن کا اصلی گر نہ بتایا۔ ایک پارلیمنٹ لندن مین ہے اور ایک کونسل ہندوستان مین۔ وہان بھی ممبر بھرتی ہوتے ہین یہان بھی مگر وہان سب کچھ ہے یہان بجز آپس کی جوتی پیزار اور جہالت کے کچھ نہین ہے۔ بی اے مین تو جاہل ایم اے مین تو جاہل۔ انجنیئر ہین تو بے مصرف۔ پرانی بوٹی پر شکر پالنے والے ڈاکٹر ہین تو یورپ کے ڈاکٹرون کے آگے کا بچا ہوا کھانے والے۔ یورپ کی ایجادون کے محتاج ایسی حالت مین ولایت کی پارلیمنٹ ہندوستان کے معاملے مین دخل نہ دیگی تو کیا فرشتے دخل دین گے۔

یہان تک تو ہندی تمھاری ان بن ان طاقی ہے بے شک تم نے جو کچھ لکھا سچ کہا۔ مین ہندوستانی سلطنت ... کو اس گزرے زمانے کی خطا ہے نسل بڑھنے کی آرزو بھی اور اُنھون نے ... کے بنائے ہوئے روئی سے چلنے مین حس و حرکت دم درود کا اسان ظاہر کیا مگر وہ ... وہ اپنے تئین بھول گئے اور جو ابھی تک عزیزان کیلئے رسم رسوم کرتے پنڈی پھیری کا حصہ ان کپڑے کی گٹھریون مین بانٹتے اور چھٹے کی پیدائش پر ڈھول بجا کے زچہ خانے ... ہین وہ بیشک بقول تمھارے جاہل الاہل ہندوستانی۔ سچ سمجھکر کام کرنے والے لیڈر مہمان وطن۔ موقع شناس ہین۔ اگر ڈیڑھ سو برس مین دس آدمی بھی اس قابل ہوے کہ رپٹ پڑھ سکین تو گویا آئندہ ساڑھے تیرہ سو برس مین بے وقوف ہندوستانی انگریزی حکومت کے زیر سایہ رہ کے اس قابل ہون گے

کہ سائمن کمیشن کی رپٹ پڑھ سکین پھر بھی ان مین ایک اس رپٹ کے معنی مطلب سے آگاہ ہوگا باقی بنا رے آدمی شطرنج کی طرح نیم بھی ... کرتے رہین گے۔ بھلا جب یہ حال ہے تو مین کیا بیجا کہتی ہون کہ فوری گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی مہربانیون کی تفصیل تو بتاؤ آخر کس مرض کی دوا ہے؟

افلاس کی لمبی بیماری دق ہندوستان کو



کہو دل اب بھی بائیکاٹ ہے؟
خان بہادر۔ حضور کیا مجال ہے؟
رائے بہادر۔ حضور ان جی کیا طاقت (طاقت)

مدتون سے ہے۔ کیا نئے انتظام سے وہ کچھ گھٹی۔ بے تعلیمی اور جہالت ایک بڑا نا روگ ہے اسمین کچھ کمی ہوئی۔ ہندوستانی معدنی چیزون سے بیچارے ہندوستانی بالکل فائدہ نہین اٹھا سکتے کیا اسکا دفعیہ ہوا۔ تجارت کچھ بڑھی جسنے کچھ ہاتھ پاؤن نکالے؟

لاٹ صاحب: بہرہات کا نتیجہ اچھا برا کیا جاتا ہے کہنے کو تو کونسل ہے۔ اپنی آسائش کے

قانون آپ ہی بناتی ہے مگر عجب طرح کی کونسل ہے کہ جب کبھی کوئی نفع کی بات اسے سوجھتی ہے تو سرٹیفکیشن کا قانون اُسمین سیکھ نکال کے سرت کے بچے کی طرح منہ پر پھینکا گیا ہے۔ ووٹ دے کے اچھے اچھے ممبر ہو جاتے ہین اور گورنر صاحب کی ایکسٹنشن مین اُنکی محنت خاک سیاہ ہوجاتی ہے خواہ مخواہ ملک کا روپیہ انتخاب کی بیہودگی مین صرف ہوتا ہے۔ اس ڈھکوسلے کی قلم سے سمجھدار ہندوستانی واقف ہوگئے ہین۔

انھین معلوم ہے کہ ہر دس برس کے لیے کپڑے کی گوٹیون کے واسطے نیا ساتھیے کا نیوتا ہے گا اور مٹی کے گھروندے کے لیے نئی کرنڈال ولایت سے منگی ولایت والے ہم سے کہین گے کہ بس انھین سے کھیل کے دل بہلاؤ ... برس مین ... ہوے ... منجھین

کارروائی حسب ... ضابطہ دیوانی

سمن برائے فیصلہ قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۳۲۲ سنہ ۱۹۲۸ء

عدالت جناب منصف صاحب بہادر ... سلطانپور
[illegible]
ضلع سلطانپور .... مدعی

بنام

... وغیرہ
[illegible]
ضلع سلطانپور .... مدعا علیہ
[illegible]

نکلیں نہ گود بھری گئی نہ ختنہ ہوا نہ کن چھیدن تو اب کبھی جوان نہ ہون گے۔

تم نے بیکار اپنا مغز بھی خالی کیا اور سنہ ۱۹ والون کا دماغ بھی چاٹا تمہارا کام تو یہ تھا کہ ۱۹۱۹ء مین جو اصلاحات کے پچھنے لگائے گئے تھے اُس کی خوبیان دکھا کے لوگون کو غلطیون سے آگاہ کرتے بیمار درد مین تڑپ رہا ہے ڈاکٹر صاحب کہتے ہین کہ دوا فائدہ کر رہی ہے۔ وہ کہتا ہے حضرت مجھے کوئی کمی محسوس نہین ہوتی۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہین دوا پیے جاؤ۔ اس دوا مین موتی ہے مونگا ہے ہیرا ہے پنا ہے۔ اسکی قیمت ہزار روپیہ رتی ہے اسکا بل بھی ادا کرو۔ ورنہ ابھی ہم علاج تو ضرور کرین گے اور یہی قیمتی دوا بھی تم کو پلاتے رہین گے پھر شکایت نہ کرنا کہ ہم نے تم سے حال پوچھنا بھی چھوڑ دیا۔ کیا عجب ہے کہ تمہارے چرچے یہان کی خبر لندن کی دوا سازون کے کانون تک پہونچ جائے اور ہر دس سال کے بعد وہ اپنی ایک ڈرام "ہمدردی" جو اس دوا مین مفت ملا دیتے ہین اب نہ ملائین۔ (تمہاری تقریر کے آخری حصہ مین یہی دھمکی ہے)۔

لاٹ صاحب! تم نے اُن ہندوستانیون کی بات پکڑلی ہے جنھون نے کہا تھا کہ اس کمیشن مین ہندوستانیون کی بات نہین پوچھی گئی اس لیے ہندوستانیون کی توہین ہوئی۔ مگر اصل قصہ یہین ہے اصلی شکایت یہ نہین ہے لیڈرون نے یہ بات عام لوگون کو تیار کرانے کے واسطے کہدی تھی ورنہ یقین ہے کہ ان کو اتنا خیال نہین تھا کہ توہین ہوئی ہے۔ کون اوقات ضائع کرے اور اس تحقیقات یا دہی مین ہندوستانی خزانے سے جو روپیہ صرف کیا جائے گا اُسکی ذمہ داری اپنے سر لے۔ انھون نے اور بھی کئی اعتراض کیے تھے مگر تم نے اُنکی گفتگو کا جواب ایسی لچسپ مین دیا جیسے عقل کے کان ابھی طرح نہ سن سکے۔ اب خود تمہیں کی طرف سے بھی ایک نیا مسودہ جو قیمتی وقت تمام ہند اخبارون کی قدمون مین۔۔۔

سائمن صاحب کہتے ہین کہ ہمارا کمیشن جو تو پارلیمنٹ کے ممبرون کا مجموعہ مگر ہین خود بادشاہ نے بھیجا ہے۔ ہم سات آدمی ہین اگر سات آدمی کونسل آف اسٹیٹ اسمبلی اور صوبہ کی کونسل سے چھنک چھان چن بن کے ہمارے ساتھ کردیے جائین تو بہتر ہے وہ ہمارے برابر نہین ہم انکی سنین گے اور اگر وہ لکھ کے کچھ دینگے تو ہم اسے اپنی رپورٹ مین شامل کرلین گے۔ اور ہاں یہ کہنے کو تو نہ ہوا کہ ہندوستانیون کو منھ کھولنے اور زبان کی قوت دکھانے کا موقع نہ دیا۔ لاٹ صاحب تمہین میرے سر کی قسم خدا لگتی کہنا۔ سائمن صاحب نے یہ بات عقل کی کہی ہے؟ بھلا ان ممبرون مین سے بجز دو ایک کے کون ہے جس کے قول فعل پر یہان کے لیڈرون کو بھروسا ہو تو ذرا اُن کے نام تو بتاؤ جنھون نے کمیشن کا ساتھ نہ دینے پر کمر باندھی ہے وہ اس ساتار ون مین شریک ہو جائین۔ اب رہ گئے خوشامدی ممبر وہ ہین کا ہے کے ممبر سرکاری قصیدہ خوانی کی نشست گاہ۔ انھین نہ عوام اپنا قائم مقام سمجھتے ہین نہ خواص۔ پھر یہ سات آدمی اگر انھین کے بھیجے ہوئے ہوتے تو کیا کسی کا بال بھی جم جائے گا۔ اسے توبہ کرو۔ ۱۹۲۳ء مین وہ اُدھم مچے گا کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دے گی۔ یہ سچ ہے کہ ۱۹۱۹ء مین جو چال چلی گئی تھی وہ ۱۹۲۹ء مین بھی چل جائے گی اور اسطرح دس برس ۱۹۳۹ء تک ہندوستانیون کے ساتھ دل لگی بازی دو ہر خندہ قلاق اور منھ چڑھانے کو تماشا ہوتا رہیگا۔ مگر اس قلاق کا نتیجہ رنگ دے گا یہ سب نے جتا دیا ہے۔ ابھی بہار بھی اُگڑھتا ہے۔ مین نہین جانتی کہ تمہیں کھیٹ زبان درازی پاکر بے فکرون کو لاٹ کے خلاف تبادلے کا موقع ملے اور خبریون مین ایسے نہرون بھرم رنزدتین ہون۔ مجھے ان خوشامدیون سے بھی اندیشہ ہے جو آج بڑے خیر خواہ ہین کہ کمیشن کی من مانی باتین ہندوستانیون کی مرضی کا ساختہ وکیل کی حیثیت سے قبول کرلین گے۔ یہ جھوٹ ان لوگون کی آگ ہے جو کمیشن کی طرف سے بدنامی ہی ہوئی ہے اگر انکی سفارشون کا نتیجہ بھی کردیا۔

ہوا تو بھڑکانے والون کو پھر کوئی طاقت ٹھنڈا نہین کرسکتی۔ یہ عوام سے کہین گے۔ کیون ہم نہ کہتے تھے؟ زمانہ کہ پھر جواب دے گا۔ سچ کہتے تھے۔

اسکے علاوہ کیا معلوم ہے خوشامد ممبرون کا انتخاب اسمبلی کے ممبر کرین وہ بھڑک کے قابل ہون یا نہ ہون۔

اللہ میان نے فرشتون کی تعلیم کے لیے آنریبل مسٹر ابلیس کو مقرر کیا تھا مگر وہ ذرا سی بات پر بگڑ گئے۔ مسلمانون کے رسول نے ایک شخص کو قرآن لکھنے پر مقرر کیا تھا وہ گمراہ ہوگیا اور لکھا "آل عمران" کی جگہ "آل مروان" لکھنے۔ حضرت علی کی فوج نے ایک شخص کو حکم مقرر کیا تھا وہ دشمنون کے سکھانے پڑھانے مین آگیا۔ یہ تاریخی واقعات ہین۔ ہندی نے ان چند سطرون مین بہت سی گرگی باتین کہدی ہین مختلق زری مشکل علم ہے اور یاد بھی کم رہتا ہے فقط

راقم

تمہاری اور حکومت کی خیر خواہ مس آر گیم

غزل

اپنا ویرانہ بنائے لیتی ہے دنیا مجھے
لے چلی تعمیر ذلت تک یہ دولا مجھے
داڑھی مونچھون کی صفائی سے ہوا ہے فقط
زمرہ باطن مین یہ عالم کتا ہے دا مجھے
موتین پے لشکر وانے سے سب ہو جائین وا
مونچھین منڈوانے سے پھر کیون کہتے ہو خفقی مجھے
غیر ممکن ہے ترقی رو دستوا سکے نصیب
کھل گیا ہے سلیمان بھنون کو پیدا مجھے
پارک مین ہو واک وطن کا تعلیم ہین بام
کیا مجھے پروا اگر بیٹھ کہے شیدا مجھے
ہار ہر کی وال اور دولی یہی کا ہے تماشا
نیزا گر ممکن نہین تیرے یہ دو کہا طاہے مجھے
اُردو اور انگلش کی آمیزش سے ہے کلام
پھر بھی کہتے ہو نہ دانائی سے بہرا مجھے
ہے تمنا ہے دلی بچے بھی بچتے ہو مرا
میری واقفت کو تمام اور کہین پا یا مجھے

قیمت اس کی راست ہے اور حسن اعتقاد
کھینچتا ہے شیخ جا زیب کے پیے کر رہا ہے
درمیاں میں جنت کے بارہ کانٹا اون عمر بھر
ساقی ہوش اگر دیتا ہے ٹھہرا ہے
کیوں بھائی اسلام عالموں میں ہماری بہشت ہے
دیتا ہے تعلیمات روزہ کر رہی کا نشا ہے
والسلام

«سینیٹری کمال»

سینیٹیل آپ جانتے ہیں وہ تاریخ اسپچانچ سرمایہ بورڈ چونکہ سلام ونمستے، اور رام رام ہمارے کے رواجی سینیٹر سوقیت کے ساتھ زسودہ ہو گئے لہذا سلام سلام کی جگہ سینیٹیل کا رشتہ حاضر ہے مزاج پرسی بھی جدید اپنی کیٹ کی طرح کرنے سے پامال ہو کر پرانی چال کے حوض میں پڑتے ہی "جان بحق" ہو چکی ہے۔ اس بے کمبخت مزاج شریف کو مار دیجئے گئی اور کراچی میں آداب انتقال خباثت کے جراثیم سے بھی ہر قاک نہیں تو ورن کر دی گئی موجود ہے۔

اللہ آپ کو وطن کے سے بھی کسی سینیٹیل کے غرض والا آدمی کی اپنی ذہنی پیرو میں نہ کرے ورنہ کچھ ہی روز کے بعد آپ کی ذات ستودہ صفات عالی رتبہ باعث حیات مانع موت "مرجع برکات انسانی" آلات دقیق نکات پر بھی غفلت کے جراثیم قبول دہیوں کے جا بول دیں گے۔

دیکھیے! البس سٹیک اسی جگہ سے معاملہ بازی شروع کر دیجئے۔ حضرت! اس مقام کو رگ بوک کے نام سے پکارتے ہیں جسکی پگ گت یکہ رگت ہے کو کولے کرکٹ کے ارے ہی سڑک شریف بالکل جرگمین کا دیوان نظر آتی ہیں ع

... قاکون گزرا ہے ادھر سے
جہاں ہے وہیں ہے بہتر حال گھر کا

ذمہ دار چھوٹے چھوٹے کیڑوں نے ریگ ریگ کر سڑک کی اور وہ پٹریوں پر سودا ہی دل وغل کر لیا ہے گندگی وجہ بڑا اچھے تھا ہے آدمی کو جانور خصلت معدن بنانے بغیر ازعیش رہتی۔ ان! اور یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کسی روز ہو گئے کہ اس موذن صورت "مینی شہر لکھنؤ" میں حلوائی کے یہاں غالباً شادی کی تقریب تھی جسکے پتّل دونا کے پتّوں کے پتے ہیں کچھ دال چاول چٹنی اچار اور قورمہ وغیرہ سے لت پت آجنگ "سینیٹیل بیکٹیریا" کی جنگ کو دعائیں دے رہے ہیں۔ غرضکہ جدھر دیکھیے بچارے کے دیکھیے ہر سڑک گھورے سے بدتر ہے۔ گلیاں اس حد تک غلاظت سے اٹی پڑی ہیں کہ کسی بھلے آدمی کا گزرنا محال ہے اور جو کوئی شامت زدہ ہمت و جرأت سے کام لیکر گزرنا بھی چاہے تو اس پس وپیش کی دلدل میں پھنس جاتا ہے کہ بریلی یا آگرہ کے پاگل خانے آباد کیے بغیر دماغی اصلاح غیر ممکن ہو جائے گی۔

اگر کوئی یا آپ خود ہی یہ سوال داغ دیں کہ آخر وجہ کیا ہے؟ تو حضت! اینجانب کی جانے جوتی اسکا جواب سینیٹری انسپکٹر صاحب بہادر دیجئے (فرماتا ہے کہ ۲۰ فروری سنہ ... کو سینیٹری انسپکٹر صاحب بہادر نے "سیٹ" کے زعم میں آکر اپنی ٹھوکروں سے ایک مہترانی کی خبر لے ڈالی اسی بات سے مہتروں نے ہڑتال کر دی اور اینجانب "مہتران" استغاثہ بھی دائر شد کیجیے۔ مہتروں کا یہ مطالبہ ہے کہ اگر یہ صاحب بہادر سینیٹری انسپکٹر صفائی کی دیکھ بھال کرینگے تو شہر کی صورت پر بھی جھاڑو پھیری جائے گی صاحب بہادر اس تاک میں ہیں کہ اگر اب بھی قسمت سے ہڑتال ختم ہونے کے بعد بھنگی بچے چڑھ گئے تو صفائی بھی ہو گی اور صفایا بھی۔ واہ یہ اچھی ہوئی۔ لڑائی ہو انسپکٹر صاحب میں اور مہتروں میں۔ مصیبت پڑے ہماری جان پر۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر چیرمین صاحب بہادر ڈسٹرکٹ کا روادی کرتے تو یوں ...... نہ چلتا۔ ابھی تو اقبال چیرمین اہل شہر کا یہ حال ہے ع

دم گھٹ رہا ہے روز بدی کا ... کرتے ہیں
رہے لکھنوں کے یہ ... کی امداد کر ... دیں

مسیحا ہو کسی تدبیر سے عمامۂ شیخ
کچھ تو میخانے میں حضرت کی کرامات ہے

سنا آپ نے سروتا؟ واللہ شیعہ کلب نے بھی کمال کیا۔ ہم جانتے ہیں اب تو کسی بیوقوف کو اس لطیفہ انوار کلب کے شرعی جواز میں کسی قسم کا شک باقی نہ رہے گا۔ کیا معنی کہ عہد شاہی میں ایک خاندانی مولوی نے (اصلی مولوی نہیں) آبکاری کا ٹھیکہ لیا تو شاعر نے فوراً جواز کیسا وجوب سے نوشی کا حکم استنباط کر لیا چنانچہ فرماتا ہے ع

شراب جو نہ پیتا ان دنوں وہ ناری ہے
جناب قبلہ و کعبہ کو آبکاری ہے

اینجانب بھی شاعر ہیں قیاس شاعرانہ مرتبہ میں قیاس فقہی سے کسی طرح کم نہیں لہذا ایک خلف صدق مولانا کا شیعہ کلب کے جلسے کی صدارت قبول فرما جلانے کے واسطے حجت ہے۔ اس امر سب کچھ پیل کو دکے جواز کی جو کہا گیا ہے ہر سال ہیچ اس کلب کے جا مشارکت غیرے و مسامحت اقدس ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ شہر میں ایک ڈرامیٹک کلب ہے اسکے بانی اجنبی نوجوان بیشتر کھلنڈرے شیعہ ہیں۔ یہ کلب ہر سال ایک ڈراما تیار کرتا ہے اور اپنے مخصوص دوستوں کے سامنے کسی محفوظ اور خفیہ مقام پر تماشا کھیلتا ہے۔ اتفاق کی بات کہ اکی سال اس نے پولیس میں اطلاع دیے بغیر تماشا کھیلا آپ جانیے پولیس کسی کی مروت تو کرتی نہیں اس نے قانون کی خلاف ورزی گرداننے کی اور صاحب ڈپٹی کمشنر تک معاملہ پہونچا صاحب ڈپٹی کمشنر ایک صلح جو آدمی ہیں انھوں نے آئندہ محتاط رہنے کی فہمائش کی اور بات کو طول نہ دیا یہاں تک دو مزے نہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ صاحب موصوف خود ہی مرنجاں مرنج آدمی ہیں دوسرے یہ کہ بلا سے ... ہے اب (ڈپٹی مولوی خانی بہادر نواب مرزا سید محمد مہدی حسن الرضوی خدا صاحب موصوف مرنج رحم کو بھی ... تھیکا دہ معلا یا اور آپ کی کار گر سفارش نے بازی الٹنے نہ دی۔ باشل کا

آپ جانتے ہیں آجکل صحنک رت جگے کا رواج نہیں جو یہی شکر اور گھی ملے ہوئے خشکے کے طباق یا حبشی کی ہنڈی کی شکل کے گلگلے چکھنے میں آئیں وہ زمانہ ہی اور تھا وہ وقت ہی اور تھا۔ کلب نے غالباً حل مشکل کے جلسے میں نذر نیاز کے عوض ایک جلسہ کر ڈالا۔ اور سائمن کمیشن کی آؤ بھگت میں کئی رزولیوشن پاس کیے۔

کلب قدامت پسند احسان فراموش نہ تھا جو ہمارے انگریزی بوٹ اور عجمی عمامے والے خان بہادر مولوی کے سوا اس جلسہ کی صدارت کسی اور کے پاے نام کرتا۔ لہذا صدارت کا چیف ایکٹ ہمارے مولوی خان بہادر صاحب کو دکھانا پڑا۔

رال

مدعے حرام ورلے یہ زوال اوقات ہست

پیپہہ جناب خفیہ صاحب سے

جس پاس روزہ کھول کے کھانے کو کچھ نہ ہو
روزہ اگر نہ کھائے تو ناچار کیا کرے

جب کوئی مجمع ہمیں اپنا "سالار" بنائے پر رضا مند نہ ہو تو بتائیے ہم کیا کریں۔ دُنیا ہماری خاطر نہیں کرتی تو کیا ہم بھی اپنی خاطر نہ کریں۔

ایک حبشی سے کسی نے کہا "یار آئینہ دیکھو" اُس نے کہا بھائی مین باز آیا۔ شکر ہے کہ مجھے خود اپنی صورت دکھائی نہیں دیتی مگر یہ معلوم ہے کہ دیکھنے والے مجھے دیکھ کے منہ بناتے ہیں۔ آئینہ دیکھ کے اپنی ہی نگاہوں میں اپنی ہی قدر و قیمت کون گھٹائے؟

آفتاب نہیں تو ودانی کی ویلی ہی سہی

ہاں فقہی مسئلہ تو آپ کوئی قاضی یا مفتی ہیں کون ہیں؟ ہمارے خان بہادر مولوی صاحب قلب کے تماشے میں تم شریک نہیں ہوئے۔ جلسے کی بات جدا گانہ ہے وہ ہے "پولیٹکل ڈراما" سب کچھ؟ خان بہادر صاحب کو فنون لطیفہ سے ذوق نہیں ہے۔ ممکن ہو کہ ڈرامائی موقع دیکھ کر بھی شرما گئے کہ قصبہ میں اطلاع ہو تو وہ ہندوستانیوں کا لحاظ نہ کریں تماشوں میں شرکت کا گمان نہیں ہو سکتا۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک
وعدہ شکنی

دو تین ادارے میاں پرسیں صاحب نے مشغول کر رکھا ہے یعنی جب حضرت کے شو میں کام چاہئے وقت پتھر کو سنگین لقمہ دیا جاتا ہے تو آپ اسے برسات کی کراری بھی سمجھ کے اسطرح مسوڑھوں سے دباتے ہیں کہ وہ دست کرارا کا سناٹا دیتا ہے۔ "اُئیں کیا ہوا؟" بی میاں پتھر ٹوٹ گیا۔ ٹوٹا بھی یوں کہ چرا ناک اُتر نہیں سکتا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ وارث بھائی آج پرچہ نکلنے کا دن ہے خریداروں سے ہم نے وعدہ کیا ہے کہ اشاعت میں تاخیر نہ کرینگے۔ اب کیا ہوگا؟ جی کیا عرض کروں۔ دُنیا میں کسی چیز کو ثبات نہیں جب پتھر سی مضبوط شے رفاقت چھوڑتی ہے تو زبانی اور کاغذی وعدہ میں استحکام کہاں سے ہو۔

غالب مرحوم فرما چکے ہیں سے

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا

پس معلوم شد کہ وعدے کی کشتی میں زور شکنی پڑی ہے۔ اپنی طرف سے دیکھ نہ ہیر پھیر کیجئے۔ کیا ہوتا ہے۔ پتھر بھی ٹوٹا۔ وعدہ بھی ٹوٹا اور مشتاقوں کا دل بھی ٹوٹا۔ اب بجز سنگ صبر دل پر رکھنے کے چارہ ہی کیا ہے عین وقت پر یہ شکست بہت کھلتی ہے۔ ایک ہفتہ کا جھول اشاعت میں پڑ گیا ہے۔ مگر یہ پتھر کی شکست ہے دیکھیے کب تک۔

صرف اسّی عدد نازل ہیں

حکیم اجمل خان صاحب کے مرحوم ہوتے ہی تاریخ ازل کے رنج میں خیر تنہا ہی امداد نے مگر وہ بچاری طرح طرح کی تاریخیں شائع ہوئیں چنانچہ ایک صاحب نے مادہ نکالا ہے

چون قضا آید طبیب ابلہ شود

مادے کے عدد ٹھیک نکلنے کی خوشی میں حضرت نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ مصرع کا مفہوم اس محل پر مذموم ہے حکیم صاحب کے انتقال پر کسی حکیم یا ڈاکٹر کی حماقت شریک نہیں۔ ان دو پیچ پات تک بلیرڈ بازی اسکی ذمہ دار ہے۔ مگر بلیرڈ بازی حماقت نہیں بڑے بڑے لارڈ یا ہمارے حضور نواب صاحب رامپور جس شغل کے مرتکب ہوں اسے "حماقت" کون کہہ سکتا ہے۔ واللہ حکیم جی ایک تو پوائنٹ اور بنانا بھی بات ہی کیا آئی ہے؟ ایک ضعیف القلب و حقیر آدمی کا اس محنت شاقہ میں مبتلا ہو کے اشتہار ہو جانا اور دل کے سرے اُبال کا ملک الموت کے پاکٹ میں جاکے حرکت سے باز رہنا کوئی تعجب کا مقام نہیں۔ شاید شاعر صاحب کی مراد یہی ہو۔ یہ مصرع زبان زد ہی تھا کہ رنگون کے روزنامہ "اکشت" میں دوسرا مادہ شائع ہوا سے

ہمدردِ اقوام عیسوی بمصرع سال وفات
گو ہر مقبول فخر قوم وقت چل بسا

اے مرحبا جناب! مگر آپ کی حساب دانی میں کوئی شبہ نہیں۔ اب کی مسلم یونیورسٹی میں ڈاکٹر ضیاء الدین کی جگہ خالی ہوئی اور ہم نے آپ کے تقرر کی سفارش کی۔ شعر کی اُن بحر نہ ہو اور باپ "وزن" لہذا سکے صحیح نسب ہونے میں کیا کلام ہے۔ رہا مادہ تو شاعر اور وہ کے باپ کا ذکر نہیں۔ مصرع کے نیچے صاف صورت میں منقول ہوا ہے جس کا جی چاہے پڑھ لے۔

شاعر صاحب تاریخ ہمدرد اُنی "اکشت" کے ایڈیٹر صاحب کے سر سے یہ الزام ٹل گیا کہ ہندوستان کے اس عظیم الشان قومی ماتم میں انھوں نے شرکت نہ فرمائی۔ کاش جناب مدیر توجہ فرما کے یوں ترجمہ فرماتے سے

کاٹ کر کشیف کی رسم کو دیا سال وفات
گوہر مقصود فخر قوم وقت چل بسا

صرف اخبار نویس حضرات کیلئے

اخبار "ریاست" خاص اہتمام کے ساتھ ہندوستان کی اُردو اخباری برادری کے ان اراکین کی زندگی کے حالات اور بلاک کی تصاویر ایک کتابی شکل میں شائع کرنے والا ہے جنہوں نے صحافت کو فروغ دینے اور ترقی کے درجے تک پہونچانے کے لیے قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں امید ہے کہ تمام اخبار نویس حضرات خواہ وہ کسی حیثیت سے کام کرتے ہوں اپنی زندگی کے حالات مع عکسی تصاویر زیادہ سے زیادہ فروری سنہ ۱۹۲۸ء کے آخر تک دفتر ریاست میں بھیجکر مشکور فرما دیں گے۔ (منیجر ریاست دہلی)

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ نیر بہدف ادویہ

حلوائے مقوی کشتگ

اپنی درماہی مشتمل برست

مستعان و روغن عصفور

حنا بیشطعاب کو طاقت پہونچانے میں

دمبد ملتانہ معدہ و جگر کو طاقت عظیم پیدا

کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی

تعریف حد توصیف سے باہر ہے۔ ایک حاذق

طبیب کا قول ہے کہ شہور علم کیا گیا ہے

اگر ایسی مقوی کے بعد دنیا میں کوئی

دوا ہے تو یہی ہے۔ بنظلہ ہے۔

سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے

قیمت فی بکس

۴۰ خوراک (ستے)

باہم عنبری دوآتشہ خاص الخاص

چہار سالہ محنت اور فضائلی سے تیار کیا گیا ہے

شہر چوبچلی سیت ہندوستان میں شہرت ہے پہلے تجربہ کار

حلوائی ملکی ہے تیار ہوتا ہے اطلاعاً خاص طور پر

تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس کو بھی نفع پہنچے

نادر ادویات سے مثل مشک عنبر جواہر میوہ جات کے

تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ بلغم

خون صاف کرنے والا ۔ مردمی کو دور کرنے والا

دماغ پر بہترین مفید گردہ و پشت کو تقویت بخشتا

ہے قوت مردمی کو بڑھانے والا اور سنگ ہے رقت

و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس ہدیہ مفت

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بنظیر ہے گئی ہوئی

طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے

اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا

کسی دوسرے خلاف فطرت افعال کی وجہ

سے رگیں خراب ہو گئی ہوں انکے واسطے

طلا اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں

اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی

امید کو بر لاتا ہے اور معمولی شکایتوں

میں تو دو اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت

بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی

آٹھ روپیہ (للعہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جسکا عمل

بنظیر ہے مشتمل ہے قوت مردمی کے اضافہ کرنے میں

بنظیر ہے خون کو زیادہ کرتی ہے اصلی معدہ کی

پیدا کرتی ہے۔ بیماریاں حرارت و رقت ۔ و خوابی کی

کثرت کو دور کرتی ہے مایوسوں کی امیدوں کی

اُمید کو بر لاتی ہے جو لوگ لطف شباب

طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آجتک سیکڑوں

نامراد اور بے بس تھکا یوس اصلاح اس سمت پا

ہو چکے ہیں اگر باقاعدہ طریقہ پر پوری مدت تک استعمال

کی جائے تو قوت اسکا میں بھی خاصی افزونی ہو

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک مع

محصولڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہوسکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے | منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ | فہرست کلاں مفت طلب فرمایئے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

جناب سید مظفر حسین صاحب ایڈیٹر اخبار مشیر [illegible]

[illegible] ۱۹ [illegible] کی ضرورت کو محسوس کر کے

[illegible] حکیم سید [illegible] نواب صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] مہربانی سے ہر شخص [illegible]

[illegible] عورت بچہ [illegible]

[illegible] ہماری ضمانت [illegible]

ہے قیمت فی شیشی ہے۔ مسلمان [illegible] مفت۔

تین شیشی کے خریدار کو محصول معاف

المشتہر

حکیم سید نھے نواب بیت الشفا در گیا (بہار)

سچا ہمدم و دلی دوست

جب آپ کی طبیعت ناساز ہو جاتی ہے [illegible]

اور خون کی [illegible] سے زندگی بیزار ہو گئی ہو دل کمزور ہو گیا

ہو ایسی حالت میں بجز ہمدم کا نام [illegible] دیگر [illegible]

دیکھی دل کو مضبوط بنا کر دلی دوست ہونے کا ثبوت

دیتی ہے ایک دفعہ ضرور تجربہ کریں قیمت فی ڈبیہ

صہ ۸ گولیاں چار روپیہ (للعہ)

وید شاستری جام نگر کا ٹھیاوار

ایجنٹ امرچند اینڈ کو چوک لکھنؤ

پری مہک تیل

دماغ کی راحت و فرحت کا ذمہ دار ہے خوشبودار ہے [illegible]

بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے

سرٹیفکیٹ دیے ہیں طالبعلم اور دماغی کام کرنے والے اسکے فوائد کا اقرار

کرتے ہیں [illegible] ہو گئی

کا عمدہ علاج ہے قیمت ایک شیشی ایک روپیہ بارہ شیشی کی قیمت عہ

نمونہ کی شیشی قیمت ۸ محصول ذمہ خریدار

[illegible] کوئی نہیں

منگائیے اور آزمائش کیجئے

[illegible]

مختار احمد بیڑی مرچنٹ موجد ہے

پری مہک تیل آم گھاٹ کھدان [illegible] پور [illegible]

[illegible]

[illegible] قیمت فی [illegible] محصول ذمہ خریدار

مجلدات اودھ پنچ سنہ ۲۷ - ۱۹۲۶ء

مردہ دل کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے والے سیاسی ادبی

اخلاقی مضامین اور کارٹونوں کا مجموعہ خزانہ کتب میں محفوظ

رکھنے کے قابل۔ قیمت فی جلد ۸ مع محصول۔

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — کھانسی، بخار، درد، پیٹ کے درد، دست، ہیضہ، قولنج، بدہضمی وغیرہ کو

خوشبودار دوا ہے صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا

اثر کرتے ہیں۔ قیمت ۸ رتی سب جگہ بکتا ہے۔

دودھ کیسری — بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بچوں کو [illegible] کرنے والی

لاثانی دوا قیمت ۸

بال سدھا — [illegible] کمزوری کو دور کر کے بدن کو [illegible]

[illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں

سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب | ال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ امرچند لکھنؤ

[illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپدا اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر کے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے ... لینے کے بعد ... نہایت ... آسان ... کتاب مین کر دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ... استادی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ ... مشاہیر کا طریقہ ... بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا - فی الحقیقۃ مصنف نے ... روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام میں لاکے اس کتاب کو مرتب کیا - حصہ دوم نہایت مقبول ہوا - تمام ہندوستان کے استادون کا طریقہ اسمین موجود ہے - قیمت پانچ روپیہ حصہ اوّل کی ... فی جلد - محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار -

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف حیٰوۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے - صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان پشتی پر اشتہار ملاحظہ ہو -